ذاتِ صدیقِ اکبرؓ
میں کنیتِ ابوبکر کا ظہورِ معنوی

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت

(ایک تحقیقی جائزہ)

تحریر
مرزا امجاد احمد

ناشر
نورانی کتب خانہ و کیسٹ سینٹر
نیو مارکیٹ بھائی پھیرو
0333-4279257

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

عقیدۂ ختم نبوت پر اہلسنت کا ترجمان

ماہنامہ لا نبی بعدی لاہور

چیف ایڈیٹر

سید محمد اجمل شاہ گیلانی

☆ مجاہدین ختم نبوت نے تحفظ ختم نبوت میں کیا کردار ادا کیا؟

☆ مرزائیت کیا ہے؟ اُسکے عقائد کیا ہیں؟

یہ سب اور اسکے علاوہ بہت کچھ جاننے کیلئے
ماہنامہ لانبی بعدی خود پڑھیئے دوسروں کو پڑھوایئے

ماہنامہ لانبی بعدی کے سالانہ خریدار بنیئے
اور تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں حصہ لیجئے

سالانہ زرخریداری مبلغ 200 روپے

دفتر ماہنامہ لانبی بعدی جامع مسجد مدینہ 108 راوی روڈ لاہور

ذاتِ صدیقِ اکبرؓ
میں کنیتِ ابوبکر کا ظہورِ معنوی

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت

(ایک تحقیقی جائزہ)

تحریر مرزا مجاہد احمد

ناشر
نورانی کتب خانہ و کیسٹ سینٹر
نیو مارکیٹ بھائی پھیرو
0333-4279257

نام کتاب: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت (ایک تحقیقی جائزہ)

تحریر: مرزا مجاہد احمد 0333-4688676

پروف ریڈنگ: پیرزادہ محمد رضا قادری

کمپوزنگ: محمد عاطف جاوید

ٹائٹل: محمد طیب

اشاعت اوّل: مئی 2008

تعداد: 1000

صفحات: 48

قیمت: -/25 روپے

--------------- ملنے کے پتے ---------------

نورانی کتب خانہ و کیسٹ سینٹر بھائی پھیرو ضلع قصور

اسلامک میڈیا سینٹر شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11۔ گنج بخش روڈ لاہور

شبیر برادرز 40۔ اردو بازار لاہور



انتساب

رحمۃ للعالمین، خاتم النبین، قائد المرسلین، راحۃ العاشقین، مراد المشتاقین، شفیع المذنبین، سید المعصومین، شمس العارفین، سراج السالکین، شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ، حبیب خدا، صدر العلیٰ، نور الھدیٰ، کھف الوریٰ، امام الھداء، افصح الفصحاء، ابلغ البلغاء، احمد مجتبیٰ

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کی خدمت بابرکت میں

تیرے تو وصف سے عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیرِ قُربِ خدا
اَوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفےٰ
عزّ ونازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

فہرست

عرضِ ناشر

نورانی کتب خانہ بھائی پھیرو کی بنیاد ۲۰۰۰ء میں عالم نبیل فاضل جلیل علامہ غلام قاسم نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے رکھی۔ یہ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کی طرف منسوب ہے جن کی ساری زندگی تحفظِ ختم نبوت میں گزری اور جو آخری دم تک نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے کوشاں رہے۔

۲۰۰۰ء میں ہی ہم نے علامہ شبیر احمد ہاشمی صاحب دامت برکاتهم العالیہ کی کتاب ''قادیانی کون ہیں؟'' شائع کی۔ اب کی بار جناب مرزا مجاہد احمد کا تحریر کردہ کتابچہ ''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت'' شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے اور آئندہ بھی اس طرح کے کار خیر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

ناشر
شیخ محمد نواز
نورانی کتب خانہ و کیسٹ سینٹر
بھائی پھیرو ضلع قصور

منقبت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیق اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضیا میں مہر عالمتاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہ ضیا صدیق اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہے اتقا کہہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

صفا وہ کچھ ملی خاک سر کوئے پیمبر سے
مصفا آئینہ ہے نقشِ پا صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسنؔ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

(اُستاذ زمن مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

عرضِ مؤلف

اللہ تعالیٰ کا صدہا شکر ہے جس نے نبی کریم رؤف ورحیم کے توسل وتوسط سے خلیفہ اوّل وبلافصل، یارِ غار ومزار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت پر مختصر تحریر کرنے کی سعادت بخشی۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں اس قدر کتابیں لکھی گئیں جن کا احصاء وشمار حیطہ ادراک سے بالاتر ہے۔ ان کتب میں آپ کی حیات وتعلیمات، آپ کے حق خلافت کا اثبات، اخلاق وعادات، افکار ونظریات اور دینی خدمات وغیرہ زیر بحث لائی گئیں ہیں لیکن راقم کی نظر سے کوئی ایسی مستقل کتاب نہیں گزری جو آپ کی ذات میں آپ کی کنیت ''ابوبکر'' کی معنوی جلوہ گری کے متعلق ہو البتہ مختلف کتب میں مختلف عنوانات کے تحت اس بارے میں مواد موجود ہے۔ راقم نے اسی مواد کو متعدد مصادر ومراجع کی مدد سے کتابی صورت میں یکجا کر دیا ہے تاکہ قارئین اس سے استفادہ کرسکیں۔

میں محترم المقام شیخ محمد نواز حنفی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس

تحریر کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری بطریقِ احسن نبھائی۔

(فجزاه الله خير الجزاء إلى يوم الجزاء)

اس کے علاوہ معروف مترجم استاذ العلماء، مصنف کتب کثیرہ، ادیب شہیر، علامہ محمد منشاء تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی طور پر مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے انتہائی مبسوط اور جامع تاثرات بعنوان ''نشانِ منزل'' عطا کر کے حوصلہ افزائی فرمائی اور کتابچہ کی حسن و خوبی میں نمایاں اضافہ فرمایا۔

(بارك الله تعالى فى علمه و عمله)

بڑی ستم ظریفی ہوگی اگر میں معروف قلم کار، کہنہ مشق صحافی ملک محمد محبوب الرسول قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس تحریر کی تالیف و ترتیب کے دوران اور اشاعت کے تمام مراحل میں رہنمائی و حوصلہ افزائی فرمائی، اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا اور کتاب کے بارے میں اپنے تاثرات بعنوان ''میزان حروف'' تحریراً عنایت فرمائے۔

(زاده الله تعالى شرفاً و تكريماً)

اگر قارئین کو تحریر ہذا میں کوئی غلطی، کمی یا اصلاح کی گنجائش نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی درستگی کی جا سکے۔

24 مئی 2008ء

طالب دُعا

مرزا مجاہد احمد

متعلم ایم فل عربی

پنجاب یونیورسٹی لاہور

میزانِ حروف

صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس!

باب مدینۃ العلم، مظہر العجائب، اسد اللہ الغالب، غالبٍ علیٰ کُل غالب، امام المشارق والمغارب سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کی چند باتیں اکثر میرے دل و دماغ میں گونجتی اور گھومتی رہتی ہیں جن میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و افضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ...... اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں ساری دنیا کے تمام اہل ایمان کی اسی حوالے سے محبت و عقیدت کو رکھا جائے تو اُن سب پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت کا پلڑا بھاری رہے گا.......... واللہ جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے ہم نے جب بھی کبھی کسی نیکی کا ارادہ کیا ہمیشہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے سبقت لے گئے۔...... پوری امت مسلمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔...... میں اس بات کا گواہ ہوں کہ ایک روز ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھتے ہی ارشاد فرمایا آئندہ میری اُمت میں ان سے بہتر رہنما پیدا نہیں ہوں گے اور فرمایا کہ میرے فوراً بعد متصلاً یہ دونوں افراد جنت میں داخل ہوں گے۔...... یہ تو گھر کی گواہی ہے مثل مشہور ہے کہ ''جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے'' اپنوں کی بات نہیں بلکہ مستشرقین میں سے ایڈورڈ گبن کا مشہور قول ہے: حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے اپنی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو حکم دیا کہ نہایت پابندی سے حساب لکھیں تا کہ ان کو پتہ چل سکے کہ ملک وملت کی خدمت کرتے ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کس قدر امیر یا نادار ہوا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا وظیفہ تین درہم اس قدر غذا اور دیگر ضروریات کو کافی سمجھا جس سے وہ ایک اونٹ اور ایک غلام کی پرورش کر سکیں۔...... ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر آپ کے جانشین کو صرف موٹے کپڑے کا ایک جوڑا ورثے میں ملا تو انہوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے لمبی ٹھنڈی سانس لینے کے بعد فرمایا ایسی شاندار مثال سے بہتر اور بڑھ کر مثال قائم کرنا ناممکن ہے۔ ایڈورڈ گبن کے اس قول سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ساری شخصیت کا عکس قاری کی آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کی جانثاری اور ایثار و قربانی تو ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

حضرت اقبال نے سچ کہا تھا۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسولؐ بس!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کے فضائل و مناقب پر بہت زیادہ لکھا جا چکا ہے اور دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں اس مبارک ہستی کے حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل لٹریچر دستیاب ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر نوجوان فاضل عزیز القدر مرزا مجاہد احمد بیگ کا تحقیقی مقالہ "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت .... (ایک تحقیقی جائزہ)" ہے جس میں انہوں نے نہایت فاضلانہ، دل نشین، عام فہم، علمی اور ایمان افروز لہجے و انداز میں اپنے مافی ضمیر کا اظہار کیا ہے اور موضوع کو خوب نبھایا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ خالص علمی اور تحقیقی بات کو عوام کے لیے قابل قبول انداز میں پیش کرنا خاصا مشکل کام

اس مشکل کام کو مرزا امجاہد احمد نے بڑی آسانی سے دلنشین انداز میں سرانجام دینے کی کامیاب کوشش کی ہے جس پر وہ حوصلہ افزائی اور مبارک باد کے بجا طور پر مستحق ہیں۔

میری رائے میں مرزا امجاہد احمد کا شمار نئی نسل کے اُن چند نمائندہ لوگوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں اچھی اُمیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔نہایت کم عمری میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ عربی اور اسلامیات میں ایم اے' درس نظامی سے عملی وابستگی' ایم فل میں ایڈمشن' خارجی مطالعہ کا تسلسل' مشاہیر اسلام کے احوال' نظریات اور افکار سے شناسائی و آگاہی کا ذوق اور ہمہ جہت شعبوں میں قابل رشک کامیابیاں اور اسناد حاصل کرنے والے مرزا امجاہد احمد کو منفرد مقام دلاتی ہیں۔اُن کے مضامین و مقالات اور تجاویز و آراء قومی اخبارات کے ذریعے بھی عوام کی ضیافت طبع کا باعث بنتی رہتی ہیں یہ امر اُن کے روشن مستقبل پر بھی دال ہے۔

اللہ کرے اُن کا مرحلۂ شوق کبھی طے نہ ہونے پائے اور وہ اس جستجو میں مزید آگے بڑھتے ہی چلے جائیں تاکہ جہالت' بدی اور بدعقیدگی کو اس معاشرے سے دیس نکالا دیا جاسکے میں اُن کے روشن مستقبل کے لیے دُعا گو ہوں کہ خداوند متعال اُن کے علم و عمل کو اپنی خاص برکات سے نوازے۔آمین

والسلام

غبارِ راہِ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

(چیئرمین) اسلامک میڈیا سینٹر

21 مئی 2008ء

27-A شیخ ہندی سٹریٹ دربار مارکیٹ لاہور

0321-9429027, 0300-9429027

کتاب مستطاب

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت (ایک تحقیقی جائزہ)

مؤلف......مرزا مجاہد احمد بیگ

استخراج شدہ......ملک محبوب الرسول قادری

تاریخی مادہ ہائے سن اشاعت
بمطابق سال ہجری 1429ھ

سن اشاعت
بمطابق سال عیسوی 2008ء

246 53 53 32
مرزا مجاہد احمد بیگ
386

1043 386
طالب رضا مرزا مجاہد احمد بیگ
1429ھ

920 82 427
ذکر امام صدیق اکبر
1429ھ

1321 108
تذکارِ محبّ محبوب
1429ھ

63 53 920 204 189
بیانِ مجاہد، ذکر صدیق......عقیدہ
1429ھ

17 211 1201
دبدبۂ یارِ غار
1429ھ

1042 675 291
سیدنا صدیق اکبر کی کنیت (ایک تحقیقی جائزہ)......کلام نفیس
2008ء

1271 436 301
گلستانِ سخن، مجاہدانہ کاوشِ مرزا مجاہد
2008ء

135 1321 552
آئینہ جہاں، تذکارِ سیدنا صدیق اکبر
2008ء

135 1321 125 427
پسندیدہ تذکار سیدنا صدیق اکبر
2008ء

920 1088
ذکرِ شیخ مقبول
2008ء

1513 495
فیضِ برکاتِ سیدالمرسلین
2008ء

نشانِ منزل

کون صدیق اکبر......؟

امیر المؤمنین، امام المتقین، رأس الخلفاء الراشدین، خلیفۃ الرسول بلافصل،
افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
السابقون الاولون من المهاجرین والانصار کی فضیلت پانے والے
لقد رضی اللہ عنهم کی بشارت سننے والے
لاتحزن ان اللہ معنا کے شیریں خطاب سے بہرہ مند ہونے والے
ثانی اثنین اذهما فی الغار کے لقب سے ممتاز ہونے والے
اپنی جان، مال، اولاد، وطن سب کچھ محبوب حقیقی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار کرنے والے
عشق رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم میں کفار ومشرکین کی ہر تکلیف برداشت کرنے والے
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے بیوی، بچے، جائیداد سب کچھ قربان کرنے والے
جب تمام عرب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر یا مجنون کہتا تھا اس وقت صَدقتَ یا رسول اللہ، صَدقتَ یا حبیب اللہ کے نعرے لگانے والے
شب معراج سب سے پہلے دیدار خداوندی کی تصدیق وتوثیق کرکے صدیق اکبر ہونے کا دائمی تمغہ پانے والے
شب ہجرت معراج کے دولہا کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر غار ثور میں لے

جانے والے'

پھر اپنا لباس تار تار کر کے غار ثور کے سوراخ بند فرمانے والے'

بلا واسطہ مصحف رخِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کرنے والے'

معلم کتاب و حکمت سے براہِ راست درسِ حقیقی کی نعمتوں سے سرفراز ہونے والے'

سفر و حضر کے ساتھی، زندگی بھر رفاقت کا حق ادا کرنے والے'

حضرت بلال اور متعدد غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرا کے بادشاہِ حقیقی سے بہت بڑے متقی کا خطاب پانے والے'

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں تمام صحابہ و اہل بیت کی امامت فرمانے والے'

محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ محبت میں اپنے لختِ جگر کے قتل کا ارادہ کرنے والے'

سب رشتے توڑ کر حبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑنے والے'

جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کرنے والے'

الغرض بے شمار اوصاف جمیلہ' کمالات جلیلہ کے مالک:

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں! ہاں! وہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنی دنیوی اور برزخی زندگی کو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کر دیا۔

گنبدِ خضریٰ کے انوار و تجلیات اور مسجد نبوی کے بلند و بالا مینار آج بھی اقوام عالم میں اعلان کر رہے ہیں ۔

کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

ہاں! ہاں! وہی صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ)! جن کے اوصاف و محامد، فضائل و شمائل پر قرآن و سنت شاہد و ناطق،

جن کی خدمات گرانمایہ پر مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نازاں،

جن کے مناقب خواں صحابہ واہل بیت حبیب کبریا،

جن کے مقتدی فاروق اعظم، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ حیدر کرار

جیسے جلیل القدر خلفائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل وکمالات کما حقہ کوئی بیان کرے تو کیسے؟

خوش نصیب ہیں امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء میں وہ اہل علم وقلم جنہیں آپ رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات پر لکھنے کی سعادت وتوفیق عطا ہوئی انہی خوش بختوں میں عزیز القدر جناب مرزا مجاہد احمد ابن مرزا وقار احمد صاحب (سلمہ ربہ تعالیٰ) بھی ہیں جنہوں نے حیات شعوری کو پاتے ہی حصول علم کی راہ اپنائی، علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ واسلامیہ کی طرف بھی پوری طرح راغب رہے یہاں تک کہ 24 دسمبر 1984ء میں پیدا ہونے والے اس نوجوان نے 2006ء تک عصری تعلیمی میدان میں ہر کلاس میں اوّلیت کا شرف حاصل کیا نہ صرف اپنے سکول وکالج میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتے رہے بلکہ تحصیل وڈویژن کی سطح پر بھی غالب رہے۔

دوران طالبعلمی نہ صرف کتابوں سے ہی تعلق رکھا بلکہ مطالعۂ کتب سے ذہن رسا نے بہت کچھ اخذ کیا اور پھر اسے مقالات ومضامین کی صورت میں نہایت نفیس، دلکش عنوانات سے مزین کر کے رسائل وجرائد کی زینت بناتے آرہے ہیں۔ ان میں سے بعض روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ پاکستان، روزنامہ جناح اور روزنامہ دن میں بھی طبع ہوئے۔

مجاہد صاحب کے متعدد مقالات کتابی صورت میں بھی ظہور پذیر ہیں جبکہ متعدد اداروں نے ان کی افادیت واہمیت کے پیش نظر طباعت واشاعت سے بھی آراستہ کیا۔

پیش نظر مقالہ بھی اپنی افادیت ومعنویت کے اعتبار سے اچھوتا اور نرالا ہے۔ جہاں تک ممکن تھا موصوف نے اسے عنوان کے مطابق نبھانے کی کوشش کی

ہے۔ اللہ کرے یہ نوجوان انہی میں شمار ہوں جن کے بارے میں علامہ اقبال نے فرمایا

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

آپ کے مقالات میں ضخیم ترین ایم۔اے عربی کا مقالہ ہے جس کا عنوان ہے۔ ''دراسة الجوانب البلاغية فی قصيدة الهمزية النبوية لأحمد شوقي بک '' 264 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہی مقالہ ملاقات کا باعث ہوا اور عزیز القدر نے نئے مقالہ ''سیدنا صدیق اکبر کی کنیت (ایک تحقیقی جائزہ)'' پر چند کلمات لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ ان کے مستقبل کو تابناک دیکھتے ہوئے یہ نشان منزل رقم ہے۔ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس نوجوان مجاہد کو ظاہری و باطنی، علمی و قلمی جہاد میں نامور مجاہد بنائے۔ آمین ثم آمین!

فقط

15/5/2008 محمد منشا تابش قصوری

مرید کے مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اجمالی تعارف:

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی عبداللہ، کنیت ابوبکر اور صدیق وعتیق القاب ہیں۔ والد ماجد کا نام عثمان (1) جبکہ والدہ ماجدہ کا نام سلمٰی بنت صخر (2) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرہ میں جا کر ملتا ہے جو اس طرح ہے: عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی (3)۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے دو سال چند ماہ بعد تولد ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں نشو ونما پائی اور سوائے ضرورت تجارت کے کبھی مکہ مکرمہ سے باہر نہ نکلے۔ (4) آپ رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں پانچ شادیاں فرمائیں۔ ازواج کے نام یہ ہیں:

1۔ ام بکر

2۔ قتیلہ

3۔ ام رومان رضی اللہ عنہا

4۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

5۔ حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تین بیٹے عبداللہ، عبدالرحمٰن اور محمد رضی اللہ عنہم اور تین بیٹیاں اسماء، عائشہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن شمار کی جاتی ہیں۔ (5)

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد 2 سال ۷ ماہ خلافت کی ذمہ داری بطریق احسن نبھائی۔ بروز سہ شنبہ 22 جمادی الاخری 13 ہجری میں 63 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب نبی پاک ﷺ کے وصال شریف کا غم تھا۔ اس صدمے سے آپ رضی اللہ عنہ کا جسم نحیف و کمزور ہوتا گیا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ (6) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت طلحہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم نے قبر انور میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلوئے مصطفیٰ میں مدفون ہوئے۔ (7)

کنیت کی تعریف

قارئین کرام! موضوع کے آغاز میں ''کنیت'' کی تعریف کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ زیر بحث موضوع کا مرکز ومحور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ اس سلسلے میں ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

''عربوں میں رواج تھا کہ وہ ہر شخص کے اصل نام کے علاوہ اس کے باپ، ماں یا بیٹے، بیٹی کے نام کی نسبت سے ایک اور نام رکھ دیتے تھے۔ کبھی یہ دوسرا نام کسی شخص کی کوئی خاص عادت، خوبی یا برائی کو دیکھ کر بھی رکھ دیا جاتا تھا۔ کنیت کا استعمال پیار یا عزت ظاہر کرنے کے لئے بھی ہوتا تھا اور نفرت ظاہر کرنے کے لئے بھی۔ مثلاً ایک شخص کے بیٹے کا نام ''سلمان'' ہے تو اسے ''ابوسلمان'' کہہ کر پکارتے تھے۔ دوسری طرف سلام کے مشہور دشمن ''ابولہب'' کا اصل نام عبدالعزی تھا، اس کے کسی بیٹے کا نام لہب نہیں تھا، لیکن لوگوں نے اس کی کنیت ''ابولہب'' اس لئے رکھ دی تھی کہ اس کا رنگ بہت چمکتا ہوا سرخ وسفید تھا۔ لہب عربی زبان میں آگ کے شعلے کو کہتے ہیں اور ''ابولہب'' کا مطلب ہے شعلے جیسے چہرے والا۔ ابو کا مطلب باپ بھی ہے اور والا

بھی۔ اسی طرح ''ابوجہل'' کا اصل نام عمرو تھا لیکن اس کو کافر ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے تھے اور مسلمان ابوجہل کی کنیت سے۔ حکم کا مطلب ہے فیصلے کرنے والا' پنچ یا ثالث۔ کافر اس کو بہت دانا سمجھتے تھے اور اس سے اپنے آپس کے جھگڑوں کے فیصلے کروایا کرتے تھے۔ اس لئے اس کو ابوالحکم کہتے تھے۔ ابولہب کی طرح وہ بھی اسلام کا سخت دشمن تھا اس لئے مسلمان اس کو بہت بُرا آدمی سمجھتے تھے اور انہوں نے اس کی کنیت ''ابوجہل'' رکھ دی تھی یعنی سخت جاہل۔ اس کے کسی بیٹے کا نام حکم یا جہل نہ تھا۔''(8)

کنیت ''ابوبکر'' کا مفہوم

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے یا بیٹی کا نام بھی بکر نہ تھا' بلکہ کنیت ''ابوبکر'' آپ کو اپنے ایک وصف خاص کی بنا پر ملی اور وہ اولیت' عجلت اور پیش قدمی ہے۔ قبولیت اسلام سے قبل اور بعد میں بھی آپ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت سے ہی معروف رہے حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی یہ کنیت اس قدر پسند تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اسی سے پکارا کرتے۔ کئی احادیث کریمہ اس بات پر شاہد ہیں۔

(ب۔ ك۔ ر) کے مادہ اور اس سے مشتق اسماء و افعال میں اولیت' عجلت اور پیش قدمی کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند حقائق نذرِ قارئین کرتا ہوں۔

1۔ قرآن مجید میں اسی مادہ سے مشتق لفظ ''بکرۃ'' صبح کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور صبح اس وقت کو کہا جاتا ہے جہاں سے دن کا آغاز ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وسبحوہ بکرۃ واصیلا﴾(9)

ترجمہ: ''اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔''

2۔ مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی آیت

﴿یقول انھا بقرة لا فارض ولا بکر﴾ (۱۰)

کی تفسیر میں رقم طراز ہیں۔

''لفظ بکر کے معنی ہیں شروع اور نئی اس لئے کنواری عورت کو باکرۃ اور پہلے پھل کو باکورۃ کہتے ہیں۔'' (۱۱)

3۔ باکورۃ کا مطلب ہے پہلا میوہ اور ہر چیز کے اول کو بھی باکورۃ کہا جاتا ہے۔

4۔ بکیر موسم بہار کی پہلی بارش کو کہتے ہیں۔

5۔ بکیرۃ پہلے مراد پر پہنچ جانے والے پھل یا درخت خرما کو کہا جاتا ہے۔

6۔ بکور کا مطلب ہے آگے بڑھنا۔

7۔ ابکار' تبکیر اور تبکر کا معنی ہے پیش قدمی کرنا' جلدی کرنا۔ (12)

8۔ عربی زبان کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

یا بکر آمنة المبارك ذكره

ولدتك محضة بسعد الأسعد

ترجمہ: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پہلے بیٹے جن کا ذکر بابرکت ہے اور آپ کو انہوں نے پاک دامنی اور انتہائی سعادت کی گھڑی میں جنا ہے۔

سطور بالا کی روشنی میں یہ بات أظهر من الشمس و أبين من الأمس ہوگئی کہ ''بکر'' کا مطلب پیش قدمی' عجلت اور اولیت ہے تو ابوبکر کا مطلب ہوا پیش قدمی کرنے والا' عجلت کرنے والا اور اولیت کا حامل انسان۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات میں آپ کی کنیت کے معانی کا ظہور بدرجۂ اتم نظر آتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کن کاموں کی طرف عجلت اور پیش قدمی فرمائی؟ اور کن افعال میں آپ کو اولیت حاصل ہے؟ اس سوال کے جواب میں علمائے امت نے اپنے اپنے انداز سے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''آپ سب سے پہلے ایمان لائے۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قرآن جمع کیا' قرآن مجید کا نام مصحف بھی سب سے پہلے آپ نے رکھا' سب سے پہلے آپ کو لقب خلیفہ ملا' اپنے والد کی زندگی میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے' آپ ہی سب سے پہلے خلیفہ ہیں جن کے لئے رعیت نے کچھ روزینہ مقرر کیا' (13) سب سے پہلے بیت المال آپ نے ہی مقرر کیا' (14) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسلام کے پہلے حج میں عامل مقرر فرمایا۔'' (15)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتھم العالیۃ لکھتے ہیں:

''امت محمدیہ میں جتنے لوگ خیرات وحسنات کو حاصل کرنے والے ہیں ابوبکر ان سب میں پہلے ہیں' ایمان سب سے پہلے لائے' تبلیغ سب سے پہلے کی' دین کی نصرت میں سب پر سبقت کی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور بعد از وصال مسلمانوں کی امامت اور قیادت کرنے والوں میں سب پر مقدم ہیں۔ روضہ رسول میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنے میں سابق' حشر میں سب سے پہلے' دخول جنت میں سب پر مقدم' الغرض دنیا ہو یا برزخ' میدانِ محشر ہو یا جنت' سیدنا ابوبکر ہر جگہ امت میں سب سے آگے آگے نظر آتے ہیں۔'' (16)

ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں:

''اسلام کے موسم بہار کی پہلی بارش آپ ہیں۔
شجر اسلام کا پہلا تیار ہونے والا پھل آپ ہیں۔
شمع نبوت کی پہلی تابندہ کرن آپ ہیں۔
آفتاب رسالت کی پہلی درخشندہ شعاع آپ ہیں۔

سینائے امت محمدی کے پہلے نقیب آپ ہیں۔

منبر ملت محمدی کے پہلے نقیب آپ ہیں۔

یوں سمجھ لیں کہ اس امت میں

سب سے پہلے مسلم ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے مومن ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے مبلغ ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے موحد ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے نمازی ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے غازی ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے امیر ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے پیر ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے خلیفہ ہیں تو ابوبکر۔

سب سے پہلے امام ہیں تو ابوبکر۔

کون ابوبکر...... جو

ذات میں بھی اوّل ہے اور صفات میں بھی اوّل۔

درجات میں بھی اوّل ہے اور حسنات میں بھی اوّل۔

خدمات میں بھی اوّل ہے اور خیرات میں بھی اوّل۔

صدقات میں بھی اوّل ہے اور ہر بات میں بھی اوّل۔

جو مشاہدہ غار میں بھی اوّل ہے اور مشاہدۂ یار میں بھی اوّل۔" (17)

گذشتہ معروضات میں علمائے کرام کے ملفوظات کی روشنی میں اولیات سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اختصاراً تذکرہ کیا گیا۔ آیئے اب ان اولیات کی تفصیل

سے آگاہی حاصل کرتے ہیں:

دخول اسلام میں اولیت

ملا معین الدین واعظ الکاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معارج النبوت'' میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے میں سبقت کرنے کے متعلق مختلف روایات ذکر کی ہیں۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے:

''جب خواجۂ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد ہمت پر انا ارسلنک کی خلعت آراستہ ہوئی تو آپ نے سوچا کوئی ایسا رازداں چاہیے جو اس بات کے سننے کی طاقت رکھتا ہو اور مصلحت کی جانب کو ترک نہ کرے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی دوستی نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں درجۂ اعتبار کو پہنچی ہوئی تھی اشارہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کمال عقل سے موصوف اور حسن اعتقاد اور دوستی کے خلوص کے ساتھ معروف ہے اور اس بات کی اہلیت رکھتا ہے کہ اس امر میں رازداں بنایا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ ارادہ فرمالیا کہ صبح اس کے پاس جائیں گے اور اس راز سے اس کو آگاہ کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تمام رات اسی سوچ میں مستغرق رہے کہ یہ دین جو ہمارے آباؤ اجداد کا پسندیدہ ہے۔ فطرت سلیم اور عقل کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے اور ایسی چیز کی عبادت کا کیا فائدہ جو نہ نقصان کو دور کرسکتی ہو اور نہ ہی نفع بخش ہو؟ خداتعالیٰ جو زمین و آسمان کا خالق ہے اور بسائط اور مرکبات کا موجد ہے عبادت کا حقدار کیوں نہیں ہے؟ انہوں نے فیصلہ کیا کہ صبح سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن رائے سے جو خدائی فیض اور توفیق الٰہی کی جائے نزول ہے ہدایت اور مشورہ حاصل کریں اور اس راز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کھولیں ہر دو ایک دوسرے کی ملاقات کے ارادے سے چل پڑے، راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوگئی انہوں نے کہا:

اجتمعنا غیر میعاد''

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک بھلائی کے مشورہ کے لئے آپ کے پاس آرہا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں بھی ایک دینی مہم میں آپ کی خدمت میں آرہا تھا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راز سے پردہ اٹھایئے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہر کام میں آپ پیش رو ہیں پہلے آپ اظہار فرمائیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل فرشتہ مجھ پر ظاہر ہوا اور خدا کا پیغام لایا کہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔ میں حیران ہوا تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم رہنمائی کرو۔ دعوت کے سلسلے میں جو تمہاری رائے ہو اس کے مطابق عمل کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پہلے مجھے دین کے شرف سے سرفراز کریں کل سے میں سوتے جاگتے اسی فکر میں ہوں اور آج آپ سے یہ بات سن رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے خوش ہوئے فی الفور اسلام پیش کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی دعوت کو قبول کر لیا۔ مومنین کے پیش رو اور سب سے پہلے اسلام لانے والے بنے۔'' (18)

تبلیغ اسلام میں اولیت:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قبولیتِ اسلام کے فوراً بعد ہی اسلام کی تبلیغ و دعوت میں مشغول ہو گئے۔

بزرگانِ فن سیر نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے شمار صفات جلال و جمال سے آراستہ تھے' ان اخلاق حمیدہ کی وجہ سے قریش کے مقتداء بن گئے تھے' آپ اعلیٰ اخلاق' عمدہ اعمال' پسندیدہ خصائل' قابل تعریف صفات اور عقل کامل رکھتے تھے۔ مکہ میں ضیافت و مہمانی میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔ ان عمدہ اخلاق اور پسندیدہ افعال کی وجہ سے ہر شخص ان سے محبت کرتا اور ہر شخص ان کا احترام کرتا تھا۔

لوگ بڑے بڑے کاموں میں ان کی درست رائے اور مضبوط فکر سے رہنمائی حاصل کرتے، چونکہ سب سے زیادہ عالم تھے اس لئے لوگ فن انساب اور تاریخ عرب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فوائد حاصل کرتے تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد اپنے پرانے رفیقوں اور دوستوں میں سے جس کو ملتے اسے ہدایت کا راستہ اختیار کرنے کی ترغیب دیتے۔ واضح نشانات اور مضبوط دلائل کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کو ان کے سامنے پیش کرتے، اکابر قریش اور عرب کے سرداروں کی ایک جماعت آپ کی ہمت مبارک کی برکت سے گمراہی کی وادی سے چشمۂ ہدایت پر پہنچی۔ جن میں سے بعض کے نام ترتیب وار درج کیے جاتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اسماء ذات النطاقین فرماتی ہیں: ہمارے ابا جان جس روز ایمان لائے گھر آئے اور ہم سب کو اسلام کی دعوت دی جب تک ہم سب دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور دین توحید کو قبول نہیں کر لیا مجلس سے نہیں اٹھے۔

عشرہ مبشرہ میں سے پانچ آدمی آپ کی رہنمائی اور ترغیب سے دولت ایمان سے سرفراز ہوئے: عثمان بن عفان، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ (19)

خطابت میں اولیت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے کفار کے سامنے اسلام کی اعلانیہ دعوت پیش کی اور اس طرح اول خطیب کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

مکہ معظمہ میں اسلام کا پہلا تعلیمی و تبلیغی مرکز کوہِ صفا کے دامن میں واقع دار ارقم تھا۔ اس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس

فرماتے۔ ابھی مسلمانوں کی تعداد 39 تک پہنچی تھی کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ کفار کے سامنے دعوت اسلام اعلانیہ پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع فرمانے کے باوجود انہوں نے اجازت پر اصرار کیا تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔

قام أبوبكر في الناس خطيباً و رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جالس وكان أول خطيب دعا إلى الله عزوجل و إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ترجمہ: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے خطبہ دینا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے سب سے پہلی یہی اعلانیہ دعوت تھی اور یہ اول خطیب ہیں۔ (20)

غلاموں کو آزاد کروانے میں اولیت:

آپ رضی اللہ عنہ غلاموں کو آزاد کروانے میں بھی اولیت رکھتے تھے۔

اسلام قبول کرنے والوں میں سے کچھ خواتین و حضرات ایسے تھے جو کفار کی غلامی کی چکی میں پس رہے تھے۔ جب کفار کو اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے اسلام لانے کا پتہ چلا تو انہوں نے غریبوں پر سخت ظلم توڑنے شروع کر دیئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان مظلوموں کے حال کی خبر ہوئی تو انہوں نے بے تحاشا دولت خرچ کر کے کئی مسلمان غلاموں اور لونڈیوں کو خرید خرید کر آزاد کر دیا۔ ان کے نام یہ ہیں:

1۔ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

2۔ حضرت حمامہ رضی اللہ عنہا

(حضرت بلال کی والدہ)

3۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

4۔ حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا

5۔ حضرت ابوفکیہ رضی اللہ عنہ

6۔ حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا

7۔ حضرت نہدیہ کی بیٹی رضی اللہ عنہا

8۔ حضرت لبینہ رضی اللہ عنہا

9۔ حضرت زنّیرہ رضی اللہ عنہا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو غریب غلاموں اور لونڈیوں کی آزادی کے لئے اپنی دولت لٹاتے دیکھا تو کہا:

''بیٹا! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جن لوگوں کو آزاد کرانے پر روپیہ خرچ کر رہے ہو وہ بہت کمزور ہیں اگر تم بڑے ڈیل ڈول اور مضبوط ہاتھ پاؤں والے جوانوں کو آزاد کراتے تو ضرورت کے وقت تمہارے کام آتے۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ابا جان! میں نے ان غریبوں کو اپنے کسی فائدے کے لئے خرید کر آزاد نہیں کیا بلکہ میں نے یہ کام صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے۔ وہی اس کا بدلہ دے گا۔ یہ جواب سن کر ان کے والد خاموش ہو گئے۔'' (21)

تصدیقِ معراج میں اولیت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ''عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ'' کے قاعدے پر عمل کرتے ہوئے معراجِ مصطفیٰ کی تصدیق فرمائی اور صدیق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بیت المقدس سے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ صحرائے ذی طویٰ میں جو مکہ کے قریب ہے پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس معراج کے واقعہ کی میری کون تصدیق کرے گا؟ اور میری یہ بات کون تسلیم کرے گا کہ مجھے اس تھوڑے سے وقت میں یہ دولت وسعادت حاصل ہوئی ہے کہ دونوں جہانوں سے باہر لے جا کر پھر واپس اس جہان میں لایا گیا؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: پرواہ مت کیجئے' اگر یہ تصدیق نہ کریں' آپ کی تصدیق سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کریں گے' وہ صدیق ہیں۔

ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میرے گھر میں ہوا' رات وہاں آرام فرمایا' صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے ام ہانی! آج رات مجھے بیت المقدس لے گئے' وہاں سے آسمانوں پر پہنچایا گیا' صبح سے پہلے واپس لے آئے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میری درخواست ہے کہ اس عجیب بات کو منکروں کے سامنے پیش نہ فرمائیں' وہ یقین نہیں کریں گے اور آپ کو جھوٹا کہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس قصہ کو کسی سے پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ دوسرے ہی دن صبح کو جب شاہِ خورشید کا مقدمۃ الجیش زبرجدی سراپردہ کے افق سے طلوع ہوا اور فضائے عالم کو اپنی منور شعاعوں سے بھر دیا' ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لائے اور حجرہ میں غمگین وخستہ خاطر بیٹھ گئے کیونکہ قریش کی تکذیب اور کم ظرفوں کے استہزاء کا خدشہ تھا' اسی خیال میں تھے کہ ابوجہل لعین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزاء کے طور پر کہا: اے محمد صلی اللہ علیک وسلم کوئی نئی چیز ظاہر ہوئی ہے؟ اور عجیب وغریب معانی سے کوئی حقیقت حاصل ہوئی؟ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں' آج میں نے ایک ایسا

سفر کیا ہے جو کسی نے نہیں کیا اور ایسی خبر لایا ہوں کہ آج تک کوئی نہیں لایا۔ اس نے کہا: کہاں تک سفر کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس' اور پھر وہاں سے آسمانوں کے طبقات تک گیا۔ اس نے کہا: آج رات گئے اور صبح کو مکہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کہنے لگا: ایسی بات کو قوم کے سامنے بیان کریں گے؟ فرمایا: ہاں۔ ابوجہل چیخ اٹھا۔ اے گروہ بنی کعب اور اے بنی لوی! لوگ اردگرد جمع ہو گئے۔ ابوجہل نے کہا: اے محمد (ﷺ)! جو کچھ مجھ سے آپ نے کہا ہے ان لوگوں کے سامنے بھی بیان کیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رات مجھے بیت المقدس لے گئے' پھر وہاں سے آسمانوں پر لے گئے۔ حاضرین ششدر رہ گئے اور دست تاسف ملنے لگے' بعض اس کام میں غلو کرنے لگے کیونکہ ان کی ناقص عقلوں میں یہ بات ناممکنات میں سے تھی۔ انہوں نے اسے اس قدر بعید از عقل سمجھا کہ کمزور ایمان مسلمانوں کی ایک جماعت مرتد ہوگئی۔ والعیاذ باللہ من ذلک

ابوجہل منافقین کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: آپ اپنے ساتھی کے پاس چلئے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ وہ کیا کہتا ہے؟ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس نے کہا: کہتے ہیں: رات مجھے بیت المقدس میں لے گئے حالانکہ وہ رات قوم میں تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ بات آپ نے فرمائی ہے؟ ابوجہل نے کہا: ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی تعجب کی بات نہیں میں آپ کی آسمانی خبروں کی تصدیق کرتا ہوں' اگر آنحضرت ﷺ فرمائیں کہ میں ساتوں آسمانوں سے بھی آگے نکل گیا اور واپس آگیا تو بھی میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔ ابوجہل نے کہا: میں نے کسی ساتھی کو اپنے ساتھی کی اس طرح تصدیق کرنے والا نہیں دیکھا جیسا کہ آپ ہیں' وہ خود بھی یہی دعوی کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا آپ نے فرمایا ہے

کہ مجھے رات آسمانوں پر لے جایا گیا؟ آپ نے فرمایا ہے یا نہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ نے سچ فرمایا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیسے ہوا؟ آپ نے شروع سے آخر تک بیان فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہر بات ختم کرنے پر کہتے آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم میری ہر بات کی تصدیق کرتے ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیسے تصدیق نہ کروں؟ وہ خدا جس نے جبرائیل علیہ السلام کو ہزار مرتبہ نیچے اتارا احمد ﷺ کو بھی زمین سے آسمانوں پر لے جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ثابت اور مقرر ہو گیا کہ سب سے پہلے جس شخص نے آنحضرت ﷺ کے معراج کی تصدیق کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے کہتے ہیں کہ اس روز آپ صدیق کے لقب سے ملقب ہوئے۔ آیت آئی:

والذی جاء بالصدق وصدق به (22)

اور سب سے پہلے جس شخص نے جھٹلایا اور آنحضرت ﷺ کی تکذیب کی ابوجہل تھا۔ اس کے متعلق آیت اتری:

فمن اظلم ممن کذب علی الله و کذب بالصدق اذ جاءه (23)

پس جو شخص معراج کی تصدیق کرتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پیروکار ہے اور جو شخص انکار کرتا ہے وہ ابوجہل کی اولاد ہے۔ (24)

دخول غار ثور میں اولیت:

دنیائے محبت کا یہ دستور ہے کہ محبّ ہمیشہ اپنے آرام وسکون پر محبوب کے آرام وسکون کو ترجیح دیتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے محبوب کو ذرہ برابر بھی تکلیف پہنچے۔ محبوب کی حفاظت کی خاطر وہ اپنی جان تک کا نذرانہ دینے سے گریز نہیں کرتا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا محبت رکھتے تھے اسی لئے وہ ہمیشہ مذکورہ قاعدے پر عمل پیرا نظر آتے ہیں۔

شیخ المحققین شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''غار ثور میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پہلے داخل ہوئے تاکہ کوئی آفت اور تکلیف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پہنچے کیونکہ حشرات الارض اس غار میں رہا کرتے ہیں۔اس کے بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے احتیاط کے ساتھ اپنی قیمتی چادر مبارک پھاڑ کر غار کے تمام سوراخوں کو بند کیا۔غار میں اندھیرا تھا ایک سوراخ رہ گیا اور چادر کا کپڑا ختم ہو گیا تو انہوں نے اپنے پاؤں کی ایڑی مضبوطی سے لگادی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! تشریف لے آیئے۔''(25)

بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

صدیق بلکہ غار میں جاں اس پر دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے (26)

مشاہدۂ خداوندی میں اولیت:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مشاہدۂ خداوندی میں بھی اولیت کے حامل ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مشائخ کرام آپ کو پہلے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ کرنے والوں میں شمار کرتے ہیں کیونکہ آپ سے حکایات وروایات بہت ہی کم نقل کی گئی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہلے مجاہدہ کرنے والوں میں شمار کرتے ہیں کیونکہ آپ نے اسلامی نظام کو بہت ہی مضبوطی و پختگی سے جاری وساری کیا ہے۔صحیح احادیث میں مرقوم ہے اور اہل علم احباب میں مشہور ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز ادا

کرتے تو قرآن پاک خفیف و ہلکی آواز سے پڑھتے اور جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے تو بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن پاک کو خفیف آواز سے کیوں پڑھتے ہو؟ تو آپ نے جواب دیا:

''أسمع من أناجي''

ترجمہ: جسے میں پکارتا ہوں وہ سنتا ہے۔

اس لئے میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے غائب نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند اور پست آواز دونوں طرح برابر ہے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ قرآن پاک کو بلند آواز سے کیوں پڑھتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''أوقظ الوسنان أي النائم وأطرد الشيطان''

ترجمہ: میں سونے والے کو اٹھاتا ہوں اور شیطان کو دور اور الگ کرتا ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدہ کا طریقہ اختیار فرمایا جبکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مشاہدہ کا طریقہ اختیار فرمایا اور مجاہدہ کا مقام مشاہدہ کے مقام کے سامنے اس طرح ہے جس طرح سمندر کے اندر قطرہ۔'' (27)

اس سلسلے میں شیخ المحققین شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی محققانہ گفتگو فرمائی ہے رقم طراز ہیں:

''مواہب للدنیہ میں بعض عرفاء سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس قول پر غور و فکر کرو جو انہوں نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

﴿ان معی ربی﴾ (28)

یعنی میرے ساتھ میرا رب ہے اور ہمارے نبی علیہ السلام کے قول پر نظر کرو جو

آپ نے (غارِ ثور میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

﴿ان اللہ معنا﴾ (29)

یعنی بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کی معیت کے مشاہدے کو اپنے ساتھ مخصوص فرمایا اور اپنے متبعین کو اس کے ساتھ شامل نہ کیا مگر ہمارے نبی علیہ السلام نے مشاہدہ نورِ باری تعالیٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرمایا اور اپنے نور کے ساتھ ان کی مدد فرمائی لہٰذا ان کو بھی معیت رب کا مشاہدہ کروایا اور حضرت صدیق کے باطن میں اسے سرایت فرمایا جس سے ان پر سکینہ نازل ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تجلیٔ ربانی اور اس کے مشاہدے میں اپنے حال پر قائم و ثابت نہ رہتے۔" (30)

عاملِ حج کی تقرری میں اولیت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے عاملِ حج مقرر ہوئے۔ ابن سعد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسلام کے پہلے حج میں عامل مقرر کیا۔ (31)

امامت میں اولیت:

"امامت کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ امامت صغریٰ: امامتِ نماز ہے۔

2۔ امامت کبریٰ: نبی کی نیابت مطلقہ کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔" (32)

''امامت صغریٰ ہو یا کبریٰ دونوں میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولیت ثابت ہے۔ امامت صغریٰ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

مرض رسول الله فاشتد مرضه فقال مروا أبابكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله! إن أبابكر رجل رقيق متى يقم مقامك لايستطيع أن يصلي بالناس فقال مرى أبابكر فليصل بالناس فإنكن صواحب يوسف قال فصلى بهم أبوبكر حياة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم (33)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے جب مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر نرم دل انسان ہیں جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کروائیں تم تو یوسف کے زمانے کی عورتوں کی طرح ہو پھر آپ کی زندگی کے آخری لحظہ تک حضرت ابوبکر جماعت کرواتے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام علالت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے 17 نمازیں پڑھائیں اور تین مرتبہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ ایک مرتبہ عصر کی جب آپ بنو عمرو بن عوف کی صلح کروانے گئے۔ ایک مرتبہ ایام علالت میں ظہر کی۔ ان دونوں مرتبہ حضرت ابوبکر حضور کی آہٹ پا کر پیچھے آ گئے اور پیر کے دن

صبح کی نماز کی دوسری رکعت آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑھی۔ اسی دن آپ کا وصال شریف ہوا۔(34)

جہاں تک امامت کبری (خلافت) کا تعلق ہے اس میں بھی آپ کی اولیت نمایاں ہے حضور ﷺ کے وصال کے بعد صدیق اکبر ﷺ تمام صحابہ کرام کے اتفاق و اجماع سے حضور ﷺ کے خلیفہ اوّل اور خلیفہ بلافصل مقرر ہوئے۔

مسند خلافت کے لئے تیاری میں اولیت

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑی انفرادیت کے ساتھ فیض یاب فرمایا اور انہیں سب سے پہلے مسند خلافت کے لئے تیار کیا۔

شرفِ ملت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عام طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ دشمن کے خوف سے غار میں چھپ گئے تھے۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے: فتوار یا فیه: دونوں حضرات غار میں چھپ گئے۔ یہ راوی کا تاثر ہے، نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں ہے جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت اور معیت حاصل تھی تو آپ کو چھپنے کی ضرورت کیا تھی؟ جو تحفظ بڑے بڑے قلعے فراہم نہیں کر سکتے تھے وہ مکڑی کے جالے سے فراہم کر دیا، جو حفاظت بڑے بڑے بہادروں سے نہیں ہو سکتی تھی وہ کبوتروں سے فراہم کر دی۔ بعد ازاں سراقہ ابن مالک تعاقب کرتے ہوئے بالکل قریب پہنچ جاتے ہیں، وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، ایسی ہستی کو چھپنے کی ضرورت کیا تھی؟ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پوری توجہ اور تنہائی کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فیض یاب کرنا اور انہیں مسند خلافت کے لئے تیار کرنا مقصود تھا، یاد کیجئے نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے غار حرا کو منتخب فرمایا

تھا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فیوض و برکات عطا فرمانے کے لئے غار ثور کو منتخب فرمایا۔(35)

حفاظت ختم نبوت میں اولیت

علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عشقِ رسول ہی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم خوبی ''ختم نبوت'' کا محافظ اوّل بنایا کہ آپ نے ناساز گار حالات میں اور کثیر مصروفیات کے باوجود ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو ناموس رسالت سے کھیلنے کی اجازت نہ دی اور قیامت تک آنے والے عشاق رسول کو حفاظت ختم نبوت کا سبق پڑھایا۔جن کذاب مدعیان نبوت کو آپ کے دور میں کچلا گیا ان کے نام یہ ہیں۔اسود عنسی، طلیحہ، مسیلمہ کذاب، شجاع بنت حارثہ تمیمہ۔(36)

لقب خلیفہ ملنے میں اولیت:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے خلیفۂ رسول اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے۔

احمد ابو بکر بن ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا یا خلیفۃ اللہ ! آپ نے فرمایا: میں خلیفۂ رسول اللہ ہوں اور میں اسی نام کو پسند کرتا ہوں۔(37)

جمع قرآن میں اولیت

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمع قرآن میں بھی سب سے سبقت لے گئے۔

امام بخاری، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل یمامہ کے جنگ کی خبر پہنچی اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس موجود تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بڑی شدت سے لڑائی ہوئی ہے اور بہت لوگ قتل ہوئے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ اگر کسی اور جگہ بھی اس سختی سے لڑائی ہوئی اور بہت سے حافظ قرآن شہید ہوئے تو قرآن مجید کا بہت سا حصہ جاتا رہے گا ہاں اگر اسے جمع کر لیا جائے تو خیر۔ اس لئے میری رائے ہے کہ قرآن مجید جمع کیا جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں وہ بات کیسے کر سکتا ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا یہ تو اچھی بات ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے بار بار یہ بات کہتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میری بھی وہی رائے ہوگی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک دن) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس خاموش بیٹھے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زید! تو عقل مند شخص ہے ہم تمہیں کسی بات سے متہم نہیں پاتے۔ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے تم ہی کوشش سے قرآن مجید جمع کرو۔ (حضرت زید فرماتے ہیں) اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کا حکم کرتے تو وہ مجھے آپ کے اس حکم سے ثقیل نہ ہوتا جیسا کہ جمع قرآن کا حکم مجھے گراں گزرا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ دونوں وہ بات کیسے کرتے ہیں جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا یہ تو اچھی بات ہے مگر میں بار بار آپ سے وہی عرض کرتا رہا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کے لئے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرح میرا سینہ بھی کھول دیا۔ پس میں نے قرآن شریف کو کپڑے اور کاغذ کے

ٹکڑوں اور بکریوں اور اونٹوں کے شانے کی ہڈیوں اور کھجور کے تر و خشک پتوں اور آدمیوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کیا۔ پھر فرماتے ہیں پس یہ صحیفہ جس میں میں نے قرآن جمع کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کی وفات تک رہا۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان کے بعد حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔

ابو یعلی کہتے ہیں کہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کے بارے میں سب سے زیادہ اجر حضرت صدیق اکبر کو ملے گا کیونکہ آپ نے ہی سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع فرمایا۔ (38)

قیام بیت المال میں اولیت

سب سے پہلے بیت المال آپ نے مقرر فرمایا۔ چنانچہ ابن سعد سہل بن خیثمہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر نے موضع سخ میں بیت المال بنایا ہوا تھا مگر اس کی پاسبانی کوئی نہیں کرتا تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ اس پر کوئی نگہبان کیوں نہیں مقرر فرماتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نگہبان کی کیا ضرورت ہے؟ وہاں قفل لگا ہوا ہے اور آپ کا قاعدہ تھا کہ جو مال اس میں ہوتا اسے غرباء میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور تقسیم کرنے میں ہر شخص کو برابر دیا کرتے تھے اور اسی مال سے آپ اونٹ، گھوڑے اور اوزار خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ (39)

روزینہ کی تقرری میں اولیت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روزینہ کی تقرری میں بھی اولیت کے حامل

ر آتے ہیں۔

امام بخاری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ نے فرمایا: لوگ جانتے ہیں کہ ا کسب میرے عیال کے اخراجات کا متحمل ہو سکتا تھا۔ اب میں مسلمانوں ے امر میں مشغول ہوا ہوں تو اب ابوبکر کا اہل و عیال بیت المال سے گزارہ رے گا۔(40)

راز وصال قرب مصطفیٰ میں اولیت

علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ سب سے ے روضۂ مصطفیٰ میں مدفون ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے پہلے یہ ت فرمائی کہ میری میت تجہیز و تکفین کے بعد آقائے دو جہاں، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ لم کے روضۂ اطہر کے مقابل رکھ دی جائے اور کہا جائے: ''السلام علیک یا سول اللہ'' ابوبکر آستانۂ عالیہ پر حاضر ہے اگر دروازہ خود بخود کھل گیا تو مجھے ر دفن کر دینا ورنہ جنت البقیع میں لے جانا۔ جب وصیت کے مطابق حضرت بکر کا جنازہ روضۂ اطہر کے قریب لایا گیا تو ان کی وصیت کے مطابق ابھی وہ ات پورے نہ ہوئے تھے کہ دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی ''دوست کو ست کے پاس لے آؤ۔'' چنانچہ سیدنا صدیق اکبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب ں دفن کیا گیا۔(41)

دخول جنت میں اولیت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اُمت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

عن أبي هريرة أن النبي قال : أتاني جبريل وأخذ بيدي فأراني باب الجنة الذي تدخل منه أمتي فقال أبوبكر: وددت أني كنت معك حتى أنظر إليه فقال: أما أنك يا أبابكر اوّل من يدخل الجنة من أمتي (42)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت داخل ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کے پاس رہنا چاہتا ہوں تاکہ میں اسے دیکھ سکوں حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر! میری امت میں سے سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے۔

اعمال حسنہ میں اولیت

نیکی کے کاموں میں بھی آپ رضی اللہ عنہ سب سے آگے نظر آتے ہیں اس سلسلے میں بے شمار روایات ہیں چند پیش خدمت ہیں:

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أصبح منكم اليوم صائما؟ قال

أبوبكر: أنا ـ قال فمن تبع منكم اليوم جنازة؟ قال
أبوبكر: أنا ـ قال فمن أطعم منكم اليوم مسكيناً
قال: أبوبكر: أنا ـ قال: فمن عاد منكم اليوم
مريضاً؟ قال أبوبكر: أنا ـ فقال رسول الله ما
اجتمعن في امرى ءإلا دخل الجنة وفى رواية عن
أنس و جبت لک الجنة(43)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک دن ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا
ہے؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: میں نے رکھا ہے۔آپ نے
فرمایا: آج تم میں سے کوئی جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: آج تم میں
سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا: میں نے کھانا کھلایا ہے۔آپ نے فرمایا: آج تم میں سے
کسی نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے عیادت کی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص میں اتنی نیکیاں جمع ہوں وہ جنتی ہوتا ہے اور
حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ تجھ پر جنت واجب
ہوگئی ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خصال الخير ثلثمائة وستون خصلة إذا أراد الله
بعبد خيراً فيه خصلة منها بها يدخل الجنة فقال

أبو بكر يا رسول الله! أفي شيئ منها قال: نعم جميعها من كل ۔(44)

ترجمہ: اچھے خصائل تین سو ساٹھ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان خصائل میں سے ایک اسے عطا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان خصائل میں سے کوئی خصلت مجھ میں ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ سب خصلتیں آپ میں موجود ہیں۔



حواشی

1۔ سیوطی، جلال الدین (امام): تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد شبیر احمد صدیقی) باردوم لاہور: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، 2004ء، ص:40

2۔ الہاشمی، طالب: حضرت ابوبکر صدیق، بار چہارم لاہور: البدر پبلی کیشنز، 2000ء، ص:24

3۔ سیوطی، جلال الدین (امام): تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد شبیر احمد صدیقی) ص:40

4۔ ایضاً، ص:44

5۔ الہاشمی، طالب: حضرت ابوبکر صدیق، ص:141، 142

6۔ سیوطی، جلال الدین (امام): تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد شبیر احمد صدیقی) ص:101

7۔ ایضاً، ص:106

8۔ الہاشمی، طالب: حضرت ابوبکر صدیق، ص:19، 20

9۔ سورۃ الأحزاب، آیت:42

10۔ سورۃ البقرہ، آیت:68

11۔ نعیمی، احمد یار خان، (مفتی): تفسیر نعیمی، لاہور: مکتبہ اسلامیہ 1/401

12۔ لوئیس معلوف: المنجد، کراچی: دارالاشاعت، ص:97

13۔ سیوطی، جلال الدین (امام): تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد شبیر احمد صدیقی) ص:97

14۔ ایضاً، ص:98

15۔ ایضاً، ص:100

16۔ سعیدی، غلام رسول (علامہ): مقالات سعیدی، بار ہفتم، لاہور: فرید بک سٹال 2001ء، ص:188

17۔ مجددی، سعید احمد (علامہ): البیان، بار چہارم، گوجرانوالہ: تنظیم الاسلام پبلی کیشنز، 2001ء، ص:97-98

18۔ الکاشفی، معین الدین (ملا): معارج النبوت (اردو ترجمہ: حکیم مولانا محمد اصغر فاروقی) لاہور: مکتبہ نبویہ، 2002ء، 2/231، 232

19۔ ایضاً، 2/234، 235

20۔ قادری، محمد خان (مفتی): مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی لاہور: کاروان اسلام پبلی کیشنز، ص:14، 15

21۔ الہاشمی، طالب: حضرت ابوبکر صدیق، ص:37-41

22۔ سورۃ الزمر، آیت:33

23۔ سورۃ الزمر، آیت:32

24۔ الکاشفی، معین الدین (ملا): معارج النبوت (اردو ترجمہ: حکیم مولانا محمد اصغر فاروقی) 2/537-540

25۔ دہلوی، محمد عبدالحق (شیخ محقق): مدارج النبوت (اردو ترجمہ: مفتی غلام

معین الدین نعیمی) لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2 / 86

26۔ خاں، احمد رضا (امام) : حدائق بخشش، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ص:120

27۔ ہجویری، علی بن عثمان (داتا گنج بخش): کشف المحجوب (اردو ترجمہ: مولانا محمد الطاف نیروی) 2001ء، ص:229، 230

28۔ سورۃ الشعراء، آیت:62

29۔ سورۃ التوبۃ، آیت:40

30۔ دہلوی، محمد عبدالحق (شیخ المحققین): مدارج النبوت (اردو ترجمہ: مفتی غلام معین الدین نعیمی) 2 / 86

31۔ سیوطی، جلال الدین: تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد بشیر احمد صدیقی) ص:100

32۔ اعظمی، امجد علی (علامہ): بہار شریعت، لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 1995، 1 / 38

33۔ محمد بن مسلم (امام): صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، حدیث:852

34۔ سعیدی، غلام رسول (علامہ): مقالات سعیدی، ص:191

35۔ المراکشی، محمد بن موسیٰ (امام): مصباح الظلام فی المستغیثین بخیرا لأنام علیه الصلوة والسلام في اليقظة والمنام (اردو ترجمہ: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری) لاہور: صفہ فاؤنڈیشن، 2005ء، حاشیہ بر صفحہ:172، 173

36۔ رضوی، محمود احمد (علامہ): شان صحابہ، بار ششم، لاہور: مکتبہ رضوان 1998ء، ص:86

37۔ سیوطی، جلال الدین (امام): تاریخ الخلفاء (اردو ترجمہ: مولانا محمد بشیر احمد

صدیقی) ص:97

38- ایضاً ص:96‘97

39- ایضاً‘ ص:98‘99

40- ایضاً‘ ص:97

41- رضوی‘ محمود احمد (علامہ) شان صحابہ‘ ص:90

42- الھیتمی‘ احمد بن حجر (امام): الصواعق المحرقة‘ ملتان: کتب خانہ مجیدیہ‘ ص:69

43- ایضاً‘ ص:72

44- ایضاً‘ ص:73

